السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میرے بعض ساتھی کہتے ہیں کہ بدعت کی دو قسمیں ہیں، ایک بدعت حسنہ یعنی جس پر عمل کرنا جائز ہے اور دوسری غیر حسنہ۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ تقسیم صحیح نہیں کیونکہ حدیث رسول اللہ ﷺ میں ہے:

((وَشَرَّ الْأُمُورِ مُحْدَثَاتُهَا وَكُلُّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ ضَلَالَةٌ وَكُلُّ ضَلَالَةٍ فِي النَّارِ...))

''سب سے برے کام (دین میں) نئے ایجاد شدہ کام ہیں اور ہر نیا ایجاد ہونے والا کام بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہی آگ میں لے جانے والی ہے۔''

اس مسئلہ میں فقہائے کرام اور ائمہ اسلام قرآن وسنت کی روشنی میں کیا فرماتے ہیں؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

یہ تقسیم صحیح نہیں کیونکہ رسول اللہ ﷺ کا لفظ عام ہے:

((وَشَرَّ الْأُمُورِ مُحْدَثَاتُهَا وَكُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ))

''بدترین کام نئے ایجاد شدہ کام ہیں...اور ہر بدعت گمراہی ہے۔''

یہ حدیث امام مسلم نے اپنی کتاب 'صحیح'' میں روایت کی ہے۔ اس مفہوم کی اور احادیث بھی مروی ہیں۔ آپ مندرجہ ذیل کتابوں کا مطالعہ کریں۔ ''البدع والحوادث' از طرطوشی ''البدع والنهى عنها'' از ابن وضاح، ''تنبیه الغافلین'' از ابن نحاس۔ ''الابداع فی مضار الابتداع'' از شیخ علی محفوظ۔ ''اقتضاء الصراط المستقیم مخالفة أصحاب الجحیم'' از شیخ الاسلام ابن تیمیه اور ''زاد المعاد'' از امام۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ دارالسلام

ج1

محدث فتویٰ